غیرت کی پکار

کوئی بے چینی سی بے چینی ہے۔ دل ہے کہ تھمتا نہیں اور روح میں تو مزید کچھ کے سہنے کی ہمت ہی نہیں رہی۔ اتنی ذلت یا رب ہماری قسمت میں تھی! ہر دردمند اور حساس طبع مسلمان عراقی قیدیوں کے ساتھ امریکی فوجیوں کی درندگی اور ظلم وسفاکی کے تصویری مناظر دیکھتا ہے تو دل لہو روتا ہے اور ایک عام آدمی کے پاس اب سوائے رونے، پیٹنے اور دل ہی دل میں کڑھنے کے اور چارہ ہی کیا ہے؟

نائن الیون کے بعد امریکہ ایک بے لگام اور بدمست ہاتھی کی طرح چنگھاڑتا، دندناتا اور عالم اسلام کی تباہی مچاتا پھر رہا ہے۔ موجودہ حالات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اسلامی دنیا کے حکمران بھی امریکی دہشت اور اس کے پروپیگنڈے کا شکار ہو کر اپنے آپ کو بے بس سمجھنے لگے ہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ ڈیڑھ ارب مسلمان امریکی دہشت سے اتنے مرعوب کر دیئے گئے ہیں کہ اب وہ بھی اپنے امریکہ نواز حکمرانوں کی طرح امریکہ کی ذہنی غلامی کو بتدریج قبول کرتے چلے جارہے ہیں۔ یہ بہت ہی نازک مرحلہ ہے۔ ایسے ہی مخدوش حالات میں زیرک رہنماؤں کے راست اور بروقت فیصلے ہی قوموں کو ناقابل تسخیر بنادیتے ہیں۔ ورنہ نااہل قیادتیں قوموں کو موت کی تاریک راہوں میں لا کھڑا کرتی ہیں۔ اگر کل کی چین کی افیونی قوم ماؤازم کے سہارے پر آج کی مضبوط ترین اور ترقی یافتہ قوم بن سکتی ہے تو ایمانِ کامل کی ناقابلِ شکست وریخت' فولادی بنیاد پر زبوں حال مسلم قوم آفاقِ عالم پر اپنی برتری کے جھنڈے کیوں نہیں گاڑ سکتی؟ کیا یہ صاحبانِ اختیار اور اہلِ عقل و دانش کے لیے لمحۂ فکریہ نہیں ہے؟

۱۱ر ستمبر کے واقعہ کے بعد سے ایک امریکی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں اب تک مسلمانوں کے خلاف پچاس ہزار سے زیادہ تشدد کے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ دو سال پہلے یورپی ریاست مقدونیہ میں سات بے گناہ پاکستانی مسلمانوں کو پولیس نے دہشت گردی کے نام پر شہید کر ڈالا۔ لیکن یورپ اور امریکہ سمیت کسی بھی انسانی حقوق کے علمبردار ملک نے اس دہشت گردی پر ایک بھی حرفِ مذمت نہ کہا۔ ان سے گلہ بھی کیسا؟ کہ اپنے ان شہریوں کے لیے پاکستان کو بھی دو برس تک احتجاج کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ تھائی لینڈ میں ڈیڑھ سو مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ نائیجیریا میں عیسائی دہشت گردوں نے تین سو مسلمان تہ تیغ کر دیئے۔ عراق، فلسطین اور افغانستان میں تو مسلمانوں کے خون کے دریا بہائے جارہے ہیں۔ پھر بھی دنیا کے کسی کونے سے ان مظلوموں کے حق میں کسی ترقی پسند اور سیکولر حلقے سے بھی آواز نہیں اٹھتی۔ اس کی وجہ ان مقتولین اور متاثرین کا مسلمان ہونا ہے۔ ۱۹۱۷ء میں روس کا اشتراکی انقلاب آیا تو عیسائی درندوں نے اشتراکیت کا لبادہ اوڑھ کر لاکھوں مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

سابق یوگوسلاویہ میں بوسنیا کی مسلم ریاست کا وجود تا حال برداشت نہیں کیا گیا۔ جبکہ انڈونیشیا میں تیمور کے علاقے میں آزاد عیسائی ریاست بنانے میں یورپ اور امریکہ نے ہر مذموم ہتھکنڈہ استعمال کیا۔ دوسری طرف حال ہی میں امریکی صدر جارج بش نے ایک انٹرویو میں فلسطینی ریاست کے بارے میں یوں چالبازی دکھائی کہ ''۲۰۰۵ء تک ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کا ٹائم ٹیبل حقیقت پسندانہ اور قابل عمل نہیں رہا۔ جس کا وعدہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے روڈ میپ میں کیا گیا تھا۔'' اس واضح جانبدارانہ پالیسی کہ جسے یہودیوں کی عملی آشیر باد حاصل ہے' کے ہوتے ہوئے عراقی مسلمانوں پر امریکیوں کے تشدد اور زیادتیوں پر مبنی تصاویر کا منظر عام پر آنا کوئی انہونی بات ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی مسلم کش پالیسیوں نے ہمیشہ اپنے ہی مقاصد حاصل کئے ہیں اور برطانوی یا امریکی تختِ اقتدار پر بیٹھنے والوں کے چہرے بدلنے سے ان کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے ازلی نفرت کے جراثیم کبھی ختم نہیں ہوئے بلکہ ان صلیبی وصیہونی فرزندوں کی اسلام سے نفرت وحقارت ہی نے اہل اسلام کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ صد افسوس! کہ اس سب کچھ جاننے کے باوجود بھی عالم اسلام کے حکمران اور زعماء یہود ونصاریٰ کے حضور فرشِ راہ ہوئے جاتے ہیں اور ان کی دوستی پر فخر سے اتراتے ہیں اور وہ ازل کے بے وفا ایک ایک کر کے افغانستان اور عراق کی طرح سب اسلامی ملکوں کو دبوچنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔

جب بے حسی کا یہ عالم ہو کہ اب جبکہ عراق کے مسلمان بھائیوں پر کئے جانے والے ظلم اور درندگی کے تصاویری ثبوت دنیا بھر کے سامنے آچکے ہیں' اب تک کسی اسلامی مملکت کے سربراہ کو کھل کر اس کمینگی اور سفلہ پن کی مذمت یا احتجاج کرنے کی توفیق ہی نصیب نہیں ہوئی اور کہیں ردعمل ہوا ہے تو لے دے کر خود امریکہ یا یورپی ملکوں کے عوام ہی نے کیا ہے۔ ان کا یہ احتجاج ملتِ اسلامیہ پر مسلط حکمرانوں کے منہ پر زوردار طمانچہ اور ان کی خوابیدہ غیرت کے لیے تازیانۂ عبرت ہے۔ اگر اس موقع پر بھی غیرت مندانہ موقف اختیار نہ کیا گیا تو غاصبوں کا حوصلہ بڑھے گا اور ظلم وتشدد کا یہ طوفان تمام عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

یورپ اور امریکہ میں روزانہ مسلمانوں کو تلاشی کے نام پر جس ذلت آمیز سلوک کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کا حال تو کوئی انہی سے پوچھے کہ وہ گھر اور دفتر سے گھر آتے جاتے ہوئے کتنے مقامات پر قہر آلود نگاہوں، تحقیر آمیز گفتگو اور ناروا رویوں کے تیر اپنے دل اور اپنی روح کے پار اتر جانے کے جاں گسل عذابوں سے گزرتے ہیں۔ جب ان کے ائیر پورٹوں پر ہمارے جرنیلوں اور وزیروں کے جوتے اتروا کر ان کی تلاشی سے اجتناب نہیں کیا جاتا تو عام مسلمانوں پر گزرنے والی قیامت کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ آخر اس ناروا سلوک اور شرمناک رویے پر احتجاج کرنے میں کیا امر مانع ہے۔ جبکہ ہمارا کردار امریکہ کی قیادت میں لڑی جانے والی صلیبی جنگ میں فرنٹ لائن سٹیٹ کا ہے۔ اس کے باوجود اپنے وطن اور ہم وطنوں کی بے آبروئی اور بے توقیری پر چپ سادھے رہنا کہاں کی دانش مندی ہے؟

ذلت پہ ذلت سہے جانا اور ظالم کا ہاتھ تک نہ پکڑنا حمیت کی موت اور غیرت کی جانکنی ہے۔ظالم کو ظالم نہ کہنے والا بھی بالواسطہ اس کے ظلم میں شریک تصور کیا جاتا ہے۔آخر قومی بے آبروئی اور ظلم کے خلاف احتجاج کے دو لفظ کہنے سے کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی کہ جس سے ہم بلا وجہ خوف زدہ یا درحقیقت پژمردہ ہو چکے ہیں۔خیال رہے کہ عصرِ حاضر کا ہلاکو اگر آج بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا ہے تو کل اس تباہی کا رخ وہ ہماری جانب بھی پھیر سکتا ہے۔جو بدخصلت اور کمینے عراقی بہنوں کی بے حرمتی سے باز نہیں آ رہے'ان کی ناپاک نگاہیں کل کسی اور کے پاک جسموں پر بھی پڑ سکتی ہیں۔ جب حکمران یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بے حس ہو جائیں تو اس کا شدید ردعمل یہ ہوتا ہے کہ پھر باغیرت انسان اپنی جانیں ہتھیلی پہ لیے خود دشمن پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑتے ہیں اور وہ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے ناموس اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے کچھ بھی کر گزرنے سے دریغ نہیں کرتے۔جسے دنیا خودکش حملہ کہے یا کچھ اور......وہ اس سے بے نیاز ہوتے ہیں اور بارگاہِ ایزدی میں سرخرو ہوئے جاتے ہیں کیونکہ یہی ایمان کا حقیقی تقاضا اور غیرت کی پکار ہوتی ہے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس' تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501